روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۱۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۱۷ | ہفتہ - ۲۴ - ربیع الثانی - ۱۴۱۵ھ، یکم - اخاء ۱۳۷۳ ہش، یکم - اکتوبر ۱۹۹۴ء

مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو' گو وہ گالی دیتا ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو۔ غرضکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے۔ بغض و حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۶۸)

جو انسان خدا کے حضور اپنا معاملہ ڈال دیتا ہے اس کو انسان بیچارہ کیا دکھ دے سکتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان انسان کو کیا دکھ دے سکتا ہے۔ فرعون بڑا مشہور اور چالاک بادشاہ تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ کے مقابلے کے لئے کچھ آدمی منتخب کئے ان کی یہ حالت تھی کہ فرعون ان کو اپنا مصاحب اور درباری بنانے کا وعدہ کرتا ہے اور ان کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ ہمیں کچھ مل جائے ان کے علم کی کمزوری ان کی جہالت کی وجہ سے بادشاہ کے درباریوں میں شامل ہو جانا کوئی چیز نہیں۔ دو چار روپے مل جائیں۔ ایسی جہالت میں پڑے ہوئے لوگوں کے سینے خدا کے پیغام کے لئے کھل جاتے ہیں۔ وہی فرعون جس سے پیسے مانگتے تھے وہ اب ڈراتا ہے دھمکاتا ہے کہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر ہوا کیا اس کا نتیجہ موت ہی ہو گا نہ کہ کچھ اور۔ ہم خدا کے پاس ہی جائیں گے کیا خوب وہ جواب دیتے ہیں کہ تم اگر ہمیں مار دو گے تو ہمیں جنت مل جائے گی۔ جس موت سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ تو ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھولتی ہے۔ انسان کا عذاب کچھ عذاب نہیں ہوتا۔ جس انسان سے انسان ڈرتا ہے۔ ڈرنے والے کو کیا معلوم کہ اس کی کس وقت جان نکل جائے گی۔

ایک خدا کے بزرگ تھے بادشاہ دہلی نے کہا کہ ہم سفر سے واپس آکر تمہیں مروا ڈالیں گے۔ وہ سفر سے جب واپس آنے کے قریب ہوا۔ تو بزرگ کے شاگردوں نے انہیں کہنا شروع کیا کہ اب تو بادشاہ آتے ہیں کوئی انتظام کرنا چاہئے انہوں نے کہا۔ ہنوز دلی دور است۔ پھر جب بادشاہ وہاں سے چل پڑا۔ پھر مریدوں نے کہا کہ حضور اب تو بادشاہ وہاں سے روانہ ہو چکا ہے کوئی انتظام ہونا چاہئے انہوں نے کہا۔ ہنوز دلی دور است۔ پھر انہوں نے جب بادشاہ دو چار منزل آگیا عرض کیا کہ حضور اب تو دو چار منزل پر آپہنچا۔ کہنے لگے۔ ہنوز دلی دور است۔ جب ایک منزل پر پہنچا تو لوگوں نے کہا حضور! اب تو ایک منزل پر پہنچ چکا۔ حضور کوئی انتظام فرمائیں۔ مطلب یہ کہ امراء وغیرہ سے کہہ کر معافی مانگ لیں۔ انہوں نے پھر اپنے پہلے جواب کو ہی دہرایا۔ ہنوز دلی دور است۔ خدا تعالیٰ نے بادشاہ کو ایسے عذاب میں گرفتار کیا کہ دلی داخل ہونے سے پہلے بیمار ہوا اور ان کے دریافت حال سے پہلے پہلے مر گیا۔ جو انسان خدا کے حضور میں اپنا معاملہ ڈال دیتا ہے اس کو انسان بیچارہ کیا دکھ دے سکتا ہے۔

اور اگر منشاء الٰہی یہی ہو کہ اسے کچھ مشقتیں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں تو ان سے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ دونوں بڑی بڑی رحمتوں اور انعامات کا سرچشمہ ہیں ایک انسان جان بچانے کے لئے بھاگتا ہے اور اس بھاگنے میں اسے بڑی تکلیف اٹھاتی پڑتی ہے۔ پسینہ آجاتا ہے۔ ٹھوکریں کھاتا ہے۔ بھوک پیاس برداشت کرتا ہے۔ ایک مکان میں آگ لگ جائے تو اس وقت یہ کھڑکی سے کود پڑتا ہے

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دعا

○ مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن بذریعہ فیکس اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب مربی سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) آج کل بیمار ہیں ان کی پہلی بیماری دوبارہ عود کر آئی تھی جس کی وجہ سے ان کا آپریشن مورخہ ۲۳- ستمبر جمعہ کے روز ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد سے اب تک ہوش میں نہیں ہیں۔ چہرے پر Swelling بھی ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

نمایاں کامیابی

مکرمہ ممتاز فقراللہ صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ ان کی پوتی عزیزہ مکرمہ سارہ ظفر صاحبہ بنت مکرم ظفر احمد خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر واپڈا نے پنجاب بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری میڈیکل گروپ میں ۱۱۰۰ میں سے ۹۱۲ نمبر حاصل کر کے لڑکے لڑکیوں میں اول پوزیشن حاصل کی ہے اور گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔

گذشتہ روز نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں سیکرٹری تعلیم پنجاب مسٹر یوسف کمال نے بورڈ میں ہونے والی تقریب کے دوران میڈلز اور اسناد تقسیم کیں۔

عزیزہ سارہ ظفر کی آئندہ مزید کامیابیوں کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز مکرمہ ممتاز فقراللہ صاحبہ کی نواسی عزیزہ شازیہ چراغ نے ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان دیا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد سعید احمد صاحب انجینئر لاہور کی والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق صاحب (وفات یافتہ) ۲۶ ستمبر بروز پیر بوقت رات ساڑھے گیارہ بجے مختصر علالت کے بعد تقریباً ۸۳ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔ آپ ۱۹۳۱ء سے ۱/۷ کی موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے!

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

یکم اخاء ۔ ۱۳۷۳ ہش   یکم ۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

دِل صاف ہونے چاہئیں

یہ تو ہم کبھی بھی نہیں کہتے کہ ہمارا دل صاف نہیں ہے۔ کسی سے رنجش بھی ہو تو ہم اس رنجش کو درست ہی سمجھتے ہیں کہ ہمارا دل تو صاف ہے۔ دوسروں کی طرف سے ہی غلط مظاہرہ ہو رہا ہے۔ لیکن دوسروں کو ہم بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کا دل صاف نہیں ہے۔ یعنی اس کے دل میں کدورت ہے۔ کینہ ہے۔ اور اس میں ضد و تعصب پایا جاتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ اپنا دل صاف کر لے۔

کس کے دل میں کینہ ہے؟ ہمارے دل میں یا دوسروں کے دل میں۔ اس کا فیصلہ تو مشکل ہے لیکن ایک بات آسان ہے اور وہ یہ کہ ہم سب یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم نے اپنے دلوں کو صاف کر لینا ہے۔ ابتدا میں اس بات کی سمجھ نہ بھی آئے تو آہستہ آہستہ ہمارا یہ عزم واقعی ہمیں اس منزل پر لے آئے گا جہاں ہمارے دل صاف ہو جائیں گے۔

اگر ہم اپنے ماحول پر نظر دوڑائیں۔ اور یہاں ہم ماحول سے مراد صرف اپنے قریبی ارد گرد کو نہیں لیتے۔ بلکہ ساری دنیا کا ذکر ہے۔ تو ہم دیکھیں گے کہ بہت سی لڑائیاں اور جھگڑے دل صاف نہ ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ دل صاف نہ ہوں تو لوگ ایک دوسرے سے کھنچے کھنچے پھرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے متعلق برے برے خیالات دل میں آنے لگتے ہیں اور اس طرح بغض اور عناد بڑھتا رہتا ہے۔ بات چھوٹی ہی ہوتی ہے۔ اگر ہوئی ہو۔ اور وہ غبارے کی طرح پھولنے لگتی ہے اور بڑھتے بڑھتے یوں لگتی ہے کہ جیسے شروع ہی سے بڑی بات تھی اور پھر وہ دل سے نکلتی ہی نہیں دل صاف نہ ہونے سے دل تو بدلتا ہی ہے نظر بھی بدلنے لگتی ہے۔ گویا کہ نظر میلی ہو جاتی ہے۔ یا ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس بات کو سمجھانے کے لئے اپنی ایک آنکھ کے کونے پر انگلی رکھ کر اسے ذرا سا دبایا اور فرمایا کہ ایسا کرنے سے ہر چیز دو دو نظر آنے لگتی ہے اگرچہ سامنے چیز تو ایک ہی ہے لیکن آنکھ کا زاویہ بدلنے سے چیز ایک سے دو ہو گئی ہیں۔ یہ ہے نظر کا بدل جانا۔ کچھ کچھ نظر آنے لگتا ہے دل صاف ہو تو دل بھی صاف اور نظر بھی سیدھی۔

دل کی صفائی کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھوڈالو۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریّت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو۔ حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔"

تم اپنے دل کی کہو اور خوب کُھل کے کہو
مگر مری بھی سنو مجھ کو بات کرنے دو
اسی کو کہتے ہیں گفت و شنید سارے لوگ
کوئی تو بات کسی دل میں بھی اُترنے دو

ابو الاقبال

مرے وجود کی وہ مجھ سے پوچھتے ہیں خبر
نفی کروں کہ میں اثبات میں ہلاؤں سر؟

وہ کون ہیں جنہیں اوجِ صلیب ملتی ہے
ہمارا سر ہے بڑی دیر سے ہتھیلی پر

مری تو ہے یہ تمنا اڑوں خلاؤں میں
انہیں ازل سے یہ حسرت کہ کاٹ دیں مرے پَر

غریب لوگ ابھی تک غریب ہیں لیکن
گداؤ شاہ کی تبدیل ہو گئی ہے ڈگر

حیاتِ نَو کا تقاضا ہے انقلاب کی بات
جیو تو خوب، نہ جی پاؤ تو بہت بہتر

بھٹک رہی ہیں جو روحیں تلاشِ منزل میں
مٹا نہ دیں وہ کہیں فرقِ رہزن و رہبر

تمہاری سانس کی بُو باس میں رچا ہے لہو
کہیں نظر میں نہ ہو آستین کا خنجر

سنبھل سکے گی نہ اب ڈولتی ہوئی مسند
زمیں کے فیصلے ہوتے ہیں آسمانوں پر

لگاؤ پہرے زبان و بیان پر لیکن
نہ لا سکو گے کبھی فکر و فن کو زیرِ اثر

نسیم تم سے محبت ہے اک زمانے کو
کہاں سے سیکھا ہے تم نے یہ دوستی کا ہنر

نسیم سیفی

تم ریا کاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

نیامدم زپئے جنگ و کار زار و جہاد
غرض ز آمدنم درسِ اتّقا باشد

میں جنگ وجدل اور جہاد کے لئے نہیں آیا میرے آنے کی غرض تو تقویٰ کا سبق پڑھانا ہے

بخاکِ ذلتِ و لعنِ کساں رضا دادیم
بدیں غرض کہ برِ نیستی بقا باشد

ہم ذلت کی خاک اور لوگوں کی لعنتوں پر راضی ہوگئے اس لئے کہ نیستی کا پھل بقا ہوا کرتا ہے

درونِ من ہمہ پُراز محبتِ نوریست
کہ درزمانِ ضلالت ازو ضیا باشد

میرا باطن اس نور کی محبت سے بھرپور ہے جس سے گمراہی کے زمانہ میں روشنی ہوا کرتی ہے

بجز اسیری عشقِ رُخش رہائی نیست
بدردِ اُو ہمہ امراض را دوا باشد

اس کے چہرہ کے عشق کی قید کے سوا کوئی آزادی نہیں اور اس کا درد ہی سب بیماریوں کا علاج ہے

عنایت و کرمش پرورد مرا ہر دم
بہ بینی اش اگرت چشمِ خویش وا باشد

اس کا فضل وکرم ہر وقت میری پرورش کرتا ہے اگر تیری آنکھیں کھلی ہیں تو یہ بات نظر آجائے گی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں لڑائی اور جھگڑے والوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ساری دنیا میں تقویٰ پیدا ہونا چاہئے۔ میں ساری دنیا کو تقویٰ کا درس دینا چاہتا ہوں۔ کئی مقامات پر حضرت صاحب نے تقویٰ کی بڑی تفصیلی تشریح بیان فرمائی ہے اور اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انسان کو ہر کام اس رنگ میں کرنا چاہئے کہ اس سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو اور کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول نہ لے۔ ہر شخص جو اپنا ہر کام اس طرح کرتا ہے وہ حقیقی طور متقی ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا تعلق ہے ہم تو ذلت کی خاک اپنے اوپر مل لینے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ ہمیں اس کی رضا حاصل ہو جائے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اپنے آپ کو فنا کر دینے سے بقا ملتی ہے۔ دراصل جو شخص ہر بات خدا کی منشا اور اس کی رضا کے مطابق کرے اسی کو حقیقی معنوں میں زندہ سمجھا جا سکتا ہے۔ اور اسی کی زندگی دائمی زندگی ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے دل میں تو ایک نور بسا ہوا ہے او یہ نور ایسا ہے کہ ہر ضلالت کے موقعہ پر روشنی دکھاتا ہے۔ راہ دکھاتا ہے اور انسان کو صحیح راستے پر چلاتا ہے۔ جہاں تک انسانی زندگی کی آزادی کا تعلق ہے یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی محبت کی قید کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں قید کر لیتا ہے وہی آزادی کا مستحق ہے۔ اسی کو آزادی ملتی ہے وہ شخص جو روحانی صحت و تندرستی کا خواہش مند ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا درد اپنے دل میں پیدا کرے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے ہمیشہ میری پرورش کرتا ہے اور میری دیکھ بھال کرتا ہے اور اپنے قاری سے حضرت صاحب کہتے ہیں کہ اگر تو کھلی آنکھوں سے دیکھے تو تجھے یہ بات آسانی کے ساتھ نظر آ جائے گی۔ ان اشعار میں حضرت صاحب نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انسان کی حقیقی زندگی اللہ تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول ہی میں ہے۔ اے خدا تو ہمیں ان اشعار کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ربوہ میں ناجائز تجاوزات ہٹانے کا وسیع آپریشن

ریلوے پھاٹک کے اطراف، ریلوے روڈ کالج روڈ وغیرہ سے سینکڑوں دکانیں مسمار کردی گئیں

احمدی متاثرین کے لئے صدر عمومی نے منصوبہ تیار کر لیا

نئے صدر عمومی مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ایاز محمود احمد خان سے نمائندہ الفضل کی گفتگو

ربوہ میں آج کل وسیع پیمانے پر ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کا کام جاری ہے۔ بلدیہ ربوہ نے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ اور پولیس کے ذریعے صدر عمومی ربوہ مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود احمد خان صاحب کے تعاون سے ان ناجائز تجاوزات ہٹانے کا کام کیا ہے۔ صدر عمومی صاحب نے الفضل کو بتایا کہ حکومتی احکام اور قوانین کی تعمیل میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ تمام سڑکوں' ریلوے کی زمینوں' اور گرین ایریا میں سے ناجائز تجاوزات ختم کر دی جائیں۔ اس سلسلہ میں سرکاری انتظامیہ نے بذریعہ اعلان عام ایسے دکانداروں کو نوٹس دیا کہ وہ از خود تجاوزات گرا دیں۔ چنانچہ ربوہ کے شہریوں نے حکومت سے تعاون کے جذبہ کے ساتھ بہت سی جگہوں سے از خود تجاوزات گرانے کی کارروائی شروع کر دی۔ اہل ربوہ نے اس موقعہ پر تعاون کا غیر معمولی مظاہرہ کیا کہیں پر بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ جناب عبید اللہ صاحب سیال نے خود موقعہ پر موجود رہ کر تجاوزات گرانے کی کارروائی مکمل کی۔

مکرم صدر صاحب عمومی نے کہا کہ حکومتی ہدایات کے تحت ناجائز تجاوزات ہٹانے سے جن لوگوں کا کاروبار متاثر ہوا ہے ان میں احمدی افراد کی تعداد سوا سو کے لگ بھگ ہے۔ ان کو مناسب قانونی جگہ دیکر آباد کرنا ایک اہم مسئلہ تھا۔ چنانچہ صدر انجمن احمدیہ نے صدر عمومی کی درخواست پر محلہ دارالرحمت غربی میں واقع ایک زیر تعمیر مارکیٹ میں ایسے لوگوں کو جگہ دینے کی حامی بھری ہے۔ اس جگہ پر سبزی مارکیٹ بنانے کے لئے تعمیر کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا لیکن بنیادیں اٹھانے کے بعد تعمیر کا کام روک دیا گیا تھا۔ اب خیال ہے کہ اس عمارت کو جلد از جلد تعمیر کر کے وہاں ان احمدی دکانداروں کو جگہ دی جائے جن کے کاروبار ناجائز تجاوزات کی زد میں آئے ہیں۔ چنانچہ صدر صاحب عمومی نے اس مقصد کے لئے ایک بحالی کمیٹی بنا دی ہے جو متاثرین کے مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کا کام کرے گی۔ مجوزہ مارکیٹ میں دکانوں کی ایک لائن سبزی کے لئے' ایک گوشت کے لئے اور ایک لائن کریانہ وغیرہ دیگر دکانوں کے لئے ہوگی۔ اس کا مقصد ربوہ میں سبزی گوشت وغیرہ کی خریداری ایک ہی جگہ سے کرنے کی سہولت شہریوں کو فراہم کرنا ہے۔

ربوہ میں جو ناجائز تجاوزات گرائے گئے ہیں ان میں اہم جگہیں ریلوے پھاٹک کے دونوں اطراف واقع پھلوں' سبزیوں اور گوشت کی دکانیں۔ ریلوے روڈ پر رحمت بازار (منڈی) کے سامنے ریلوے لائن کی طرف واقع دکانوں کی ایک لمبی قطار' اور اقصیٰ روڈ' کالج روڈ پر واقع کئی دکانیں شامل ہیں۔ جو تجاوزات ابھی باقی ہیں ان کے قابضین کو بھی نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔

نئے صدر عمومی حضرت مولانا حکیم خورشید احمد صاحب کی اچانک وفات کے بعد صدر عمومی کا اہم عہدہ خالی ہو گیا تھا۔ فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود خان صاحب ۳۔ ستمبر کو ہسپتال کے راؤنڈ پر تھے کہ اس دوران ان کو ایک فوری اہم چٹھی پہنچائی گئی۔ اس میں درج تھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مکرم کرنل صاحب موصوف کو ربوہ کا صدر عمومی مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ مکرم کرنل صاحب نے فضل عمر ہسپتال کا چارج چھوڑا اور خدمت دین کے اس نئے اور اہم چیلنج کو اللہ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے قبول کر لیا۔ ربوہ کا صدر عمومی ربوہ کی چالیس ہزار آبادی کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس کی حیثیت ربوہ کے علاوہ دیگر جماعتوں کے امیر کی سی ہوتی ہے۔ اور ربوہ کے محلوں میں قائم شدہ صدر صاحبان کے نظام کا وہ سربراہ ہوتا ہے۔

مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود خان صاحب حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کے بھائی اور خان عبدالمجید خان صاحب آف

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

ایک مجلس شوریٰ (ربوہ) کے موقعہ پر تعلیم کے متعلق بات ہو رہی تھی۔ زیر بحث یہ امر تھا کہ لڑکیوں کو کس طرح تعلیم دلوائی جائے یہ بات بھی سامنے آئی کہ بعض لڑکیاں جو مخلوط تعلیم کے اداروں میں تعلیم حاصل کرتی ہیں وہ برقعہ پہن کر یونیورسٹی جاتی ہیں اور وہاں برقعہ اتار کر تعلیم حاصل کرتی ہیں اور یہ بات بھی کہ بعض لڑکیاں خاصی اہلیت رکھنے کے باوجود اس لئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا پسند نہیں کرتیں کہ انہیں بے پردہ ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ اس معاملے کو خوب اچھی طرح کھنگالا جائے اور ایسا کرنے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل فرمادی۔ اس کمیٹی کا ایک رکن میں بھی تھا۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ بعض ماہرین تعلیم کو لاہور بھیج کر تحقیق کروائی جائے کہ جہاں مخلوط تعلیم کے اداروں میں طالبات لڑکوں کے ساتھ مل کر پڑھتی ہیں ان کا ماحول کیسا ہوتا ہے۔ وہ گروپ لاہور بھجوائے گئے۔ ان میں سے ایک گروپ کے سربراہ برادر مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد تھے۔ رپورٹیں آ گئیں اور ان پر ایک لمبا عرصہ تک بحث ہوتی رہی۔ تمام ایسی طالبات کی فہرستیں بنائی گئیں جو مخلوط اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہی تھیں لیکن اسی سلسلے میں حضرت صاحب نے مجلس شوریٰ میں یہ بھی فرمایا تھا اور یہ بات آپ نے محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب ناظر تعلیم کا نام لے کر فرمایا کہ جو رپورٹیں تجویز کی صورت میں مجھے بھجوائی جائیں۔ ان میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہمارا مذہب ایک عالمگیر مذہب ہے ایسا نہ ہو کہ ایک ملک میں کچھ کیا جائے اور دوسرے ملک میں کچھ اور کیا جائے۔ جس طرح ڈیٹن اوہایو کی احمدی طالبہ تعلیم حاصل کر سکے۔ اسی طرح پاکستان اور دیگر ممالک کی احمدی طالبات کو بھی تعلیم حاصل کرنے کی سہولیات میسر ہونی چاہئیں۔ یہاں پر بعض طالبات گھر سے برقعہ پہن کر جاتی تھیں اور یونیورسٹی میں برقعہ اتار کر تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ بعض طالبات برقعہ پہن کر جاتی اور وہاں بھی خاصی حد تک پردے میں رہ کر تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ اور بعض طالبات ایسی بھی تھیں جو اس لئے اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کرتی تھیں کہ انہیں بے پردگی کا امکان نظر آتا تھا جسے وہ ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی تھیں۔ رپورٹیں مل گئیں۔ ایک لمبے عرصہ تک ان پر گفت و شنید ہوتی رہی اور پھر حضرت صاحب کی خدمت میں تجاویز پیش کر دی گئیں۔ حضرت صاحب نے کیا فیصلہ فرمایا تحریری طور پر یہ بات میرے سامنے نہیں آئی لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ مناسب پردے میں رہ کر طالبات کو تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی گئی۔ ایک طرح کا پردہ تو تمام احمدی خواتین کو ساری دنیا میں کرنا ہی چاہئے۔ یہ الگ بات ہے کہ پردے کی حدود کس طرح کسی ملک میں متعین کی جائیں۔ اسی طرح انہی دنوں حضرت صاحب اپنے خطبات میں اس بات کی تلقین فرماتے تھے کہ ہر احمدی لڑکی کم از کم مڈل تک تعلیم حاصل کرے اور ہر احمدی لڑکا کم از کم میٹرک تک تعلیم حاصل کرے۔ ان باتوں کے علاوہ حضرت صاحب نے ایک ایسی کمیٹی کی تشکیل فرمائی۔ جسے تمام دنیا سے طالب علموں کو میرٹ کے ذریعے ربوہ بلا کر تعلیم دلوانے کا انتظام سپرد کیا گیا۔ حضرت صاحب نے دنیا کو مختلف زونوں میں تقسیم کر دیا اور ہر زون سے کہا کہ وہ اپنے اپنے علاقے کے طلباء کو تعلیم کیلئے یہاں بھیجیں۔ ان کے اخراجات جماعت برداشت کرے گی۔ ان طلباء کیلئے یہ شرط نہیں تھی کہ وہ احمدیہ جماعت کے فرد ہوں چونکہ ان طلباء نے واپس جا کر اپنے ملک کی خدمت کرنی تھی اس لئے یہ چاہے احمدی ہوتے یا کسی اور مذہب یا مسلک سے تعلق رکھتے انہیں وظیفہ دینے کے لئے زیر غور لایا جا سکتا تھا۔ میں ان دنوں وکیل التعلیم تھا۔ غانا سے تین طلباء کو ربوہ بھجوایا گیا۔ جن میں سے ایک تو بعض وجوہ کی بناء پر داخل نہ ہو سکا اور باقی دو نے فیصل آباد میں دو سال تک تعلیم حاصل کی اس سارے عرصے میں جماعت کی طرف سے وکالت تعلیم کے ذریعے انہیں وظیفہ دیا جاتا رہا۔ وہ اپنے آخری امتحانات میں کامیاب ہونے کے بعد واپس چلے گئے اور امید ہے بلکہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ اب اپنے ملک کی خدمت کر رہے ہوں گے اور وہ یہ بات کبھی نہیں بھولے ہوں گے کہ انہیں اس خدمت کرنے کے قابل بنانے والا وجود حضرت امام جماعت الثالث کا تھا۔ حضرت امام جماعت الثالث نے جس طرح حصول تعلیم کی طرف جماعت کو توجہ دلائی جماعت کے نوجوانوں نے اس بات کو پلے باندھ لیا اور مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ تعلیم حاصل کریں گے اور حتی الامکان اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے میرے چھوٹے دو بیٹوں انور اقبال سیفی اور اظہر اقبال سیفی نے بھی کراچی یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی سے علی الترتیب اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انگلستان میں سیلفورڈ یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور وہاں سے اپنی تعلیم مکمل کر کے اب خدا کے فضل سے واپس آ چکے ہیں اور خدا نے چاہا تو اپنے اپنے رنگ میں دین اور قوم کی خدمت کریں گے۔ تصویر جو اس وقت پیش نظر ہے وہ سیلفورڈ یونیورسٹی کی ایک عمارت کے سامنے ایک سیڑھی پر جو اس عمارت کے گیٹ کے سامنے ہے' انور اقبال سیفی اور اظہر اقبال سیفی کھڑے ہیں' اس یونیورسٹی کا پورا تعارف انور اقبال سیفی کی زبانی سنئے۔ میں نے بھی اس کے مختلف ڈیپارٹمنٹ دیکھے اور ان دونوں کو وہاں مختلف کاموں میں مصروف پایا۔ یہ تصویریں اس لئے نہیں دے رہا کہ یہ میرے بیٹوں کی تصویر ہے۔ بلکہ کاغذی ہے پیرہن میں اس تصویر کو اس لئے شامل کیا گیا ہے تاکہ دیگر نوجوانوں کو اس بات کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو کہ نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ بیرونی ملک میں بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں دیکھ کر شائد کئی اور احمدی نوجوان سیلفورڈ یونیورسٹی یا دنیا کی کسی اور یونیورسٹی میں داخل ہو کر اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ میں جب احمدیہ جماعت کے بچوں اور نوجوانوں کو دیکھتا ہوں تو اکثر میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے ہیں کہ یہ ہمارے باغ کے خوبصورت پھول ہیں۔ یہ ہمارا مستقبل ہیں۔ اور جس طرح انسان اپنے لئے دعا کرتا ہے اسی طرح میں درد دل سے جماعت کے تمام نوجوانوں کیلئے دعا کرتا ہوں ان کی دین داری کے لئے ان کے حصول تعلیم کے لئے ان کی صحت و تندرستی اور لمبی عمر کے لئے اور ہمیشہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ یہ نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے دنیا کے کونہ کونہ میں انسانیت کی خدمت میں مصروف ہو جائیں۔ مجھے یہ بات کبھی نہیں بھولتی کہ حضرت امام جماعت الثالث نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ہمیں صرف ایک ڈاکٹر عبدالسلام (نوبل لاریئٹ) کی ضرورت نہیں ہمیں کم از کم دس ہزار ڈاکٹر عبدالسلام چاہئیں۔ خدا کرے کہ ہمیں دس ہزار ڈاکٹر عبدالسلام مل سکیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اور مستقبل میں دنیا کی خدمت کرنے والوں میں اکثریت احمدی نوجوانوں کی ہو۔ شائد یہ بات بھی یہاں کہہ دینا مناسب ہوگی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف نو کی سکیم جاری فرما کر اسی بات کی تکمیل کا پیش خیمہ تیار کیا ہے۔ کہ ساری دنیا میں احمدی نوجوان دین اور قوم کی خدمت میں سب سے آگے ہوں۔ ۲۰ سال تک جن نوجوانوں کی خصوصی رنگ میں اور خصوصی پروگراموں کے ماتحت تربیت کی جائے گی وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا کی خدمت کے لئے ہمہ وقت اور ہمہ تن تیار رہنے والے وجود ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے اور انہیں حضرت امام جماعت الرابع کی توقعات کے مطابق خدمات دینیہ اور قومی خدمات کے مواقع عطا فرمائے۔ اور ان کی خدمات درجہ قبولیت تک پہنچ سکیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ واقفین نو کے لئے جو وکالت حضرت امام جماعت الرابع نے قائم فرمائی ہے اس کے وکیل محترم چوہدری محمد علی مضطر صاحب ہیں۔ جو ایک وقت میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل بھی رہے ہیں۔ اب سیلفورڈ یونیورسٹی کا مختصر سا تعارف۔

سلفورڈ یونیورسٹی کا قیام

○ سلفورڈ یونیورسٹی کو بنے خاصہ عرصہ ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے اسے کالج کا درجہ حاصل تھا اور اس کا نام Salford Technical College تھا۔

مختلف ممالک مثلاً پاکستان' ایران' الجزائر' سعودی عرب' امریکہ' عراق' افریقہ اور بہت سے دوسرے ممالک سے آنے والے طلباء و طالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں اور وہاں کی سہولیات سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں

یونیورسٹی کی Maxwell Building میں وائس چانسلر کا دفتر ہے۔ اس کے علاوہ اس Building میں مندرجہ ذیل ڈیپارٹمنٹ ہیں۔

Economics
Chemical Engineering
Electronics and Electrical Engineering
Physics
Business Administration

یہ یونیورسٹی Aeronautical Engineering میں دنیا بھر میں ایک مقام رکھتی ہے۔

اس کے علاوہ باقی ڈیپارٹمنٹس Tower Block Peel Building Newton Building Cockroft Building میں پھیلے ہوئے ہیں۔

خطبات کی بڑائی اور عظمت ان کی لمبائی کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اس اخلاص کی وجہ سے ہوتی ہے جس سے سنانے والا سنائے اور سننے والا سنے۔ اگر سنانے والا اخلاص سے سنائے اور سننے والا قبول کرنے کے لئے سنے تو چھوٹی بات بھی بڑا اثر کرتی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو بڑے سے بڑا لیکچر بھی کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یادرفتگان ....

اظہر محمود ناصر

شیخ ناصر احمد اوکاڑہ

یہ ۱۸- ستمبر ۱۹۸۳ء اتوار کا روز ہے۔ آج عیدالاضحیہ ہے صبح فجر کی نماز کی ادائیگی ہوئی والد محترم شیخ ناصر احمد صاحب نے اپنی کیسٹ لائبریری سے ڈاکٹر مظفر احمد صاحب جنہوں نے امریکہ میں راہ خدا میں جان دی کی بابت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ نکالا اور ٹیپ ریکارڈر آن کر کے بستر پر لیٹ گئے۔ حضرت صاحب واقعات بیان کر رہے ہیں ادھر والد صاحب کے چہرے کی حالت بدل رہی ہے یوں محسوس ہوتا ہے ایک تلاطم ہے' ایک طوفان ہے اندر میں جو قابو میں نہیں آ رہا۔ جب حضرت صاحب کے یہ الفاظ سنے "اے مظفر تجھ پر سلام" ساتھ ہی اٹھ کر بیٹھ گئے۔ خطبہ مکمل ہوا۔ اسے Rewind کیا پھر لگا دیا' پھر لیٹ گئے اور راہ خدا میں جان دینے کے واقعہ کو پھر سننا شروع کر دیا۔ اب کی بار بے چینی پہلے سے کہیں زیادہ تھی۔ جب تیسری مرتبہ خطبہ سننے کے لئے ٹیپ ریکارڈر آن کی تو اندر کی پیاس ناقابل برداشت ہو رہی تھی' کمرے میں یوں ٹہل رہے تھے جیسے ایک بیقرار روح آزادی کی منتظر ہو۔

تھوڑی دیر بعد امی جان اندر آئیں' کہنے لگے آج مولانا عبدالمالک خان صاحب اور ڈاکٹر مظفر صاحب اوپر اپنی محفل سجائے بیٹھے ہوں گے' "آج ان کی بھی عید ہو گی امی جان نے کہا' تو آئیں ہم اپنی محفل سجاتے ہیں آج عید ہے نماز کے لئے چلتے ہیں بعد میں ہم سب کی محفل ہے۔ دبے الفاظ میں والد صاحب بولے ہاں آج عید ہے عید قربان! یہ کہا اور اٹھ کر نماز عید کی تیاریوں میں مشغول ہو گئے۔

بڑے بھائی ڈاکٹر عامر محمود صاحب اٹھے تو کہنے لگے آج صبح تہجد پڑھنے کے بعد فجر تک جو سویا ہوں اس میں ایک دیوار گرتے دیکھی ہے' امی جان نے فوری طور پر صدقے کی نیت کی نماز عید کی ادائیگی کے بعد خطبہ عید کے دوران عیدگاہ میں کسی چھوٹی سی بات پر پیچھے بیٹھے ہوئے صاحبان آپس میں ایک دوسرے کو غصہ کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ میں خود بھی وہیں قریب تھا۔ معاملہ پنکھے کی ہوا ملنے یا نہ ملنے کا تھا' والد صاحب تھوڑا سا آگے بیٹھے تھے انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو معاملے کی نزاکت کو فوری طور پر محسوس کرتے ہوئے اٹھے دونوں فریقوں کے درمیان آ کر انہیں ہاتھ کے اشارے سے خاموش رہنے کا کہا اور پوری عیدگاہ پر نظر دوڑائی' ایک جگہ ایک پنکھا زائد نظر آیا فوری طور پر لپکے وہاں سے اسے اٹھا کر مطلوبہ جگہ پر اسی کی تار کو سوئچ میں لگایا اور ایک پنکھے کا منہ ایک طرف اور دوسرے کا دوسری طرف کر دیا۔ میں حیرانی سے اپنے عظیم والد صاحب کی ان خداداد صلاحیتوں کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ آج صبح ہی مجھے کہہ رہے تھے کہ تمہارے کپڑے نئے نہیں لگتے' میں نے کہا ہاں جی! پہلے ایک دو مرتبہ پہنے ہوئے ہیں کہنے لگے پھر نئے کیوں نہیں سلوائے ؟ میں نے جواب دیا بس ویسے ہی ۹:۱۵ پر گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے قصائی کے منتظر تھے کہ گلی کے ایک کونے سے ایک شقی القلب نوجوان لپکا اور بکرے کو ذبح کرنے والی چھری سے والد صاحب پر حملہ کیا والد صاحب نے بچاؤ کے لئے فوری طور پر اپنا بایاں بازو آگے کیا لیکن اس کا وار دائیں سینے سے اندر پیوستہ ہوتا چلا گیا۔ فوری طور پر ایک کہرام مچ گیا۔ انہیں گاڑی میں ڈال کر مقامی ہسپتال لے جایا گیا وہاں سے چھاؤنی سی۔ ایم۔ ایچ لے گئے ان کے پیچھے پیچھے ہم لوگ بھی مختلف گاڑیوں میں روانہ ہوئے جب میں وہاں پہنچا ہوں تو والد صاحب کو سٹریچر پر ڈال کر ایکسرے روم کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔ اس لمحے میری ان سے نظریں چار ہوئیں وہی ہمیشہ کی طرح مسکراتا ہوا پر عزم چہرہ اور میں اس عظیم پیغام کو اپنے اندر ہمیشہ کے لئے سمائے ہوئے وہیں سے واپس پلٹا۔ جو گاڑی واپس اوکاڑہ گھر جا رہی تھی اس میں بیٹھا' زیر لب سبھی دعا میں مصروف تھے۔ اوکاڑہ پہنچتے ہی اندر گھر میں ایک کہرام کی کیفیت میں اندازہ ہو گیا کہ اوپر کی محفل میں خدا کا ایک اور پیارا ڈاکٹر مظفر صاحب اور مولانا عبدالمالک خان صاحب کے ساتھ شامل ہو گیا ہے' "اور تم انہیں مردہ مت کہو' وہ زندہ ہیں لیکن تم اس کا شعور نہیں رکھتے" ہاں واقعی آج گیارہ سال گزرنے کے بعد بھی یہی احساس ہوتا ہے کہ وہ زندہ ہیں' ہمارے ارد گرد ہمارے ماحول میں' ہمارے فیصلوں میں۔

والد صاحب کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو ان کی زندہ دلی تھی۔ اپنے والدین' بیوی بچوں' بہن بھائیوں' عزیز واقارب اور دوستوں کے لئے ہر لحہ ان کا مسکراتا ہوا چہرہ بہت سے مایوس دلوں کو از سر نو زندہ کر دیتا تھا پورے خاندان میں وہ ایک ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ بڑے بھی بعض اوقات انہیں "باء جی ناصر" کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ اکثر چھوٹے موٹے مسائل میں ثالث کا کردار کرتے تھے اتنی عمدگی سے ادا کرتے کہ فریقین کے سب گلے ڈھل جاتے۔

امامت اور جماعتی نظام سے والہانہ عشق تھا امور عامہ اور امور جائیداد کے کاموں کے ماہر تھے اور راہ خدا میں جان قربان کرنے کے وقت آپ دونوں شعبوں کے انچارج تھے۔ مقامی قبرستان مرکزی بیت الذکر' عیدگاہ ان تینوں کی تعمیر و مرمت کے لئے ہمہ وقت سرگرم عمل رہتے تھے۔ اکثر مقامی قبرستان کے پودوں کی حفاظت کے خیال سے وہاں جاتے اور ایک ایک پتے کو ہاتھ لگا کر اور قریب سے جا کر دیکھتے کہ کہیں ان پر کیڑوں کا حملہ تو نہیں ہو گیا۔

ایک مرتبہ امیر صاحب مقامی' چوہدری حاکم علی صاحب نے خطبہ ثانیہ میں مرکزی بیت الذکر کی تعمیر میں ان کی کوشش کو سراہا۔ اس دن مجھے یاد ہے گھر میں بار بار خوشی سے یہی کہے جا رہے تھے کہ "امیر صاحب نے تو خطبہ میں بھی ذکر کر دیا" اور یوں خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے موجودہ گھر بیت الفضل مصطفیٰ پارک عیدگاہ سے ملحق ہے ان کے سابقہ مالکان مکرم ڈاکٹر احمد مصطفیٰ صاحب اسے فروخت کرنا چاہتے تھے۔ جماعت میں ایک فکر کا پہلو تھا کہ اگر غیر از جماعت نے خرید لیا تو عیدگاہ تک آسان رسائی ممکن نہیں رہے گی۔ آپ کے دل میں خدا تعالیٰ نے تحریک ڈالی اور آپ نے اس کی خریداری کا ارادہ ظاہر کیا نہ تو اتنی گنجائش تھی اور نہ اتنے بڑے گھر کی ضرورت لیکن خدمت دین کا جذبہ اندر لئے اس کی خریداری کی حامی بھر لی اور حضرت صاحب کو مسلسل دعاؤں کے خطوط لکھنے شروع کر دیئے۔ اکثر عشاء کی نماز کے بعد میں ان کے قریب ہی چٹائی پر لیٹ جاتا اور ان کے لمبے سجدوں کو حیرانی سے دیکھتا رہتا تھا۔

میری حساس طبیعت کے باعث اکثر میرے دل بہلانے کی کوشش کرتے رہتے۔ گھر میں جمعہ کی صبح جام کی نئی شیشی کھولنے کے موقع پر پہلے امی جان سے کہنا کہ اسے کھولیں پھر بابر بھائی' پھر عامر بھائی اور پھر مجھے دیتے ہوئے اسے ہلکا سا کلک کر دینا اور کہنا کہ سب ہار گئے' اظہر کھول کر دکھائے گا۔ میں اسے ذرا زور لگاتا تو اس کا ڈھکن کھل جاتا۔ امی اور سب بہن بھائی مجھے حیرانی سے دیکھتے اور میں اپنے اندر ایک تفاخر محسوس کرتا۔ رمضان المبارک کے روزوں کے دوران عصر کی نماز کے بعد ہم تینوں بڑے بیٹوں کو سکوٹر پر بیٹھا کر نواحی بستیوں میں لے جاتے اور کوشش کرتے کہ ہمیں روزہ لگنے کا احساس نہ ہو۔ ایسا اکثر جمعہ کے روز ہی ممکن ہوپاتا اسی طرح جمعہ کے روز رمضان المبارک کے علاوہ بھی ہمیں دھلی سویٹ شاپ یا ملک شیک کی دوکان پر لیجا کر کہنا کہ کیا کیا کھانا ہے۔ اکثر آم گھر لے آتے اور سب مل کر اس کا ملک شیک بناتے سب سے پہلا گلاس ہماری دادی جان کی خدمت میں بھجواتے۔ موسمی پھل ہر تیسرے چوتھے روز لے کر آتے اور باقاعدہ سب کا حصہ بنا کر اسے دیتے۔ میں اپنی حساس طبیعت کے باعث اکثر جلد رونا شروع کر دیتا تھا اس لئے کوشش کرتے کہ ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو۔

ہمیں انہوں نے اچھے سکولوں میں پڑھایا' اچھا لباس پہننے کو دیا' اچھا کھانا کھلایا لیکن کبھی ریاکاری سے کام نہیں لیا' کبھی جسمانی سزا نہیں دی۔ اکثر غصہ آتا تو تلقین کرتے لیکن کبھی بھی کسی کو نہیں مارا۔ اکثر بچوں کے اخبار سے کہانیاں کاٹ کر رات کو کھانا کھاتے وقت ہم میں سے کسی کو کہتے کہ سناؤ اور ہمیشہ اس کہانی میں کوئی نہ کوئی سبق موجود ہوتا۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

آپ کا خط ملا

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب فرماتے ہیں:-

اخبار الفضل مورخہ ۱۸- ستمبر ۹۴ء میں ایک مضمون حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی انتظامی صلاحیتوں کے بارے میں شائع ہوا ہے۔ اس عاجز کو بھی حضرت میر صاحب موصوف کے ساتھ بحیثیت ناظم مکانات کئی سال تک کام کرنے کی سعادت ملی ہے۔ ناظم مکانات کے فرائض میں یہ بات شامل ہوتی تھی کہ وہ ڈیوٹی چارٹ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں آخری منظوری کے لئے تیار کر کے پیش کرے تاکہ جلسہ سالانہ کے تمام کارکنوں کو ان کی ڈیوٹیاں بروقت معلوم ہو جائیں اور کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ اتفاق کی بات ہے کہ ڈیوٹی چارٹ تیار کرنے کا صحیح وقت دسمبر کا پہلا ہفتہ تھا مگر سوء اتفاق سے اپنی جسمانی کمزوری کے باعث مجھے اسی وقت چک پڑ جاتی تھی اور میں پندرہ روز تک بیٹھنے کے قابل بھی نہ رہتا تھا۔

ایک دن حضرت میر صاحب نے مجھ سے شکوہ کیا کہ عین کام کے وقت آپ کو چک لے بیٹھتی ہے اور کام میں بڑا حرج ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ چک پڑنا میرے اختیار میں تو نہیں۔ کوئی شخص جان بوجھ کر بیماری کو دعوت نہیں دیتا۔ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے اس تکلیف سے نجات بخشے تو میں ۲۴ گھنٹے آپ کے ساتھ کام کرنے کو موجب سعادت سمجھوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے میرے لئے توجہ سے دعا کی ہوگی کیونکہ وہ دن ہے اور آج کا دن جب کہ میری عمر اب ۸۷ سال ہے مجھے کبھی چک کی تکلیف نہیں ہوئی۔ جب تک میں ناظم مکانات رہا ان کے ساتھ پورے انہماک کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتا رہا اور

باقی صفحہ ٦ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت میں طاعون سے پریشانی

بمبئی اور متعدد دیگر شہروں کے ڈرگ سٹوروں سے انٹی بائیوٹک ادویہ کی خریداری اس تیزی سے کی جارہی ہے کہ ان سٹوروں کے شیلف ان دواؤں سے خالی ہوگئے ہیں۔ یہ صورت حال بھارت کے صوبہ گجرات کے شہر سورت میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑنے اور اس کے بعد اس شہر کے لوگوں کی دوسرے شہروں میں نقل مکانی سے پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ خطرہ ہے کہ جو لوگ دوسرے شہروں میں گئے ہیں وہ ان شہروں میں بھی طاعون پھیلا دیں گے۔ کیونکہ سورت میں جس قسم کی طاعون پھیلی ہے وہ سانس کے ذریعے دوسروں کو لگ جاتی ہے۔

بھارت کے تین بڑے شہروں بمبئی کلکتہ اور نئی دہلی میں انٹی بائیوٹک ادویہ کی خریداری دیوانگی کی حد تک جاری ہے اب حکام اس کوشش میں ہیں کہ سورت سے آئے ہوئے لوگوں کو بمبئی داخلے سے روکا جائے۔ تاہم اب یہ تو ممکن نہیں کہ لوگوں کو ڈرگ سٹور پر جاکر کوئی دوا خریدنے سے روکا جاسکے۔ بھارتی محکمہ صحت نے کہا ہے کہ ایسے مواقع پر تو اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ بلیک مارکیٹ کرنے والے دواؤں کا ذخیرہ جمع نہ کرلیں اور انہیں بلیک میں نہ بیچنا شروع کردیں سورت کا شہر بمبئی سے ۲۷۰ کلومیٹر (۱۶۸ میل) دور ہے۔ یہ شہر ہیروں کی تجارت کے لئے مشہور ہے۔ بمبئی میں ڈرگ سٹوروں پر ٹیٹراسائیکلین حاصل کرنے کے لئے قطاریں لگی ہوئی ہیں۔ یہ دوا نمونک پلیگ Pneumonic Plague میں موثر ہوتی ہے۔ سورت میں اسی قسم کی طاعون پھیلی ہوئی ہے۔ شہر کے کیمسٹوں کا کہنا ہے کہ اس کے سوا جو دیگر ادویات طاعون میں استعمال ہوتی ہیں وہ ان کے پاس موجود نہیں ہیں لہٰذا وہ گاہکوں کو خالی واپس لوٹا رہے ہیں۔ بڑی بڑی کیسٹ کمپنیوں نے کہا ہے کہ وہ صورت حال پر نظر رکھ رہے ہیں اور کوشش کررہے ہیں کہ ٹیٹراسائیکلین اور دیگر دواؤں کی فراہمی میں تعطل نہ پڑنے پائے۔ خیال ہے کہ بمبئی جیسے شہر میں اس دوا کے ایک کروڑ کیپسولز کی ضرورت ہے۔

بمبئی میں اگرچہ ابھی تک طاعون کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ لیکن عوام ان ادویہ کا استعمال احتیاطی طور پر کررہے ہیں۔ بعض کمپنیوں نے اپنے کارکنوں کو بیرونی ممالک سے درآمد شدہ ویکسین فراہم کردی ہے۔

نئی دہلی کا بھی یہی حال ہے وہاں بھی طاعون کے خوف سے ان ادویہ کی خریداری زوروں پر ہے اور کیسٹ بتارہے ہیں کہ ان کے پاس بھی جمع شدہ سٹاک ختم ہورہے ہیں۔ بھارتی دارالحکومت میں دواؤں کی بڑی مقدار میں سپلائی کرنے والے ایک ڈیلر نے بتایا کہ میں نے جمعہ کے روز ایک دن میں دولاکھ ۴۰ ہزار ٹیٹراسائیکلین کے کیپسولز فروخت کئے اور آج (ہفتہ کے دن) خریداروں کی قطار کل سے لمبی ہے۔

کلکتہ میں بھی یہی صورت حال ہے۔ وہاں بھی شہری اسی خوف کا شکار ہیں کہ سورت سے آنے والے پلیگ کے جراثیم ساتھ لائے ہوں گے۔

اخبارات پلیگ سے بچنے کے لئے احتیاطی اقدامات کی تفاصیل شائع کررہے ہیں بتایا گیا ہے کہ اگر کسی کو طاعون ہوجائے تو اسے چاہئے کہ وہ دن میں چار کیپسولز دس دن تک روزانہ کھائے۔

☆ ○ ☆

آسیان کا مطالبہ

جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم آسیان Asean نے مطالبہ کیا ہے اس تنظیم کو سلامتی کونسل کی مستقل نشست دی جائے۔ سنگاپور کی پارلیمنٹ کے سپیکر تان سوکھون نے منیلا میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اس علاقے کی ایک متحدہ آواز عالمی ایوانوں میں اپنی نمائندگی رکھنے والی ہونی چاہئے۔ مسٹر تان، آسیان ممالک کی انٹر پارلیمینٹری آرگنائزیشن کے صدر ہیں۔ اس تنظیم کا سالانہ اجلاس گزشتہ روز منیلا میں ختم ہوا۔ آسیان میں چھ ممالک شامل ہیں جن میں دنیا کی سب سے مضبوط معیشت رکھنے والی قومیں بھی شامل ہیں۔

آسیان کی اسمبلی نے تجویز کیا کہ اقوام متحدہ کی تشکیل نو کی جائے۔ اور سلامتی کونسل کی ممبر شپ کو بھی تبدیل کیا جائے تاکہ موجودہ دور کے تقاضے پورے کرنے کے لئے بہترین لائحہ عمل طے کیا جاسکے۔

آسیان میں انڈونیشیا، ملائیشیا، فلپائن، تھائی لینڈ، سنگاپور اور برونائی شامل ہیں۔

اس سے پہلے جاپان، جرمنی اور بھارت تینوں نے اقوام متحدہ کی مستقل ممبر شپ حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس وقت سلامتی کونسل کے مستقل ۵ ممبر ممالک ہیں جن میں امریکہ روس فرانس برطانیہ اور چین شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف قوموں کے دس ارکان ہر دو سال کے بعد باری باری منتخب ہوتے ہیں۔ عموماً سلامتی کونسل کے فیصلے اکثریت رائے سے ہوتے ہیں لیکن ۵ مستقل ممبر ممالک کو ویٹو کا حق حاصل ہے۔ یعنی اگر ان میں سے ایک بھی ممبر کسی بات پر راضی نہ ہو تو کوئی قرارداد پاس نہیں ہوسکتی۔

☆ ○ ☆

کروشیا کا اقوام متحدہ سے مطالبہ

کروشیا کی پارلیمنٹ نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ یا تو اپنا وہ وعدہ پورا کرے جس میں اس نے کہا تھا سرب زیر قبضہ علاقے ان کی حکومت کو واپس دلائے جائیں گے اور یا اس علاقے سے اپنی امن قائم کرنے والی فوج واپس بلالے۔ پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی افواج جس کے قیام کی مدت ایک ہفتہ بعد ختم ہونے والی ہے، کے عرصہ قیام میں توسیع نہ کی جائے جب تک اس فوج کو کچھ کرنے کی صلاحیت فراہم نہیں کی جاتی۔

اس وقت سربوں نے کروشیا کے ایک تہائی علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے۔ کروشیائی لوگوں کا خیال ہے کہ جس طرح سرب ڈھٹائی کے ساتھ اپنے قبضے کو مستحکم کئے ہوئے ہیں اور بات چیت سے بھی انکار کرتے ہیں۔ اس طرح کہیں وہ قبرص کی طرح مستقل طور پر تقسیم ہو کر ہی نہ رہ جائیں۔ کروشیا کی پارلیمنٹ کا یہ اعلان بتاتا ہے کہ وہ اب اقوام متحدہ کی فوجوں کو بیچ میں سے ہٹانا چاہتے ہیں اور خود لڑ کر اپنا زیر قبضہ علاقہ واپس لینا چاہتے ہیں۔

☆ ○ ☆

بوسنیا پر سے اسلحہ کی پابندی ہٹانے کی مخالفت

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن اور برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ بوسنیا پر سے اسلحہ کی فراہمی کی پابندی نہ اٹھائی جائے۔ یاد رہے کہ اس علاقے میں جنگ شروع ہونے کے وقت دونوں اطراف کو اسلحہ فراہم کرنے پر پابندی عائد کردی گئی تھی۔ جس کا فائدہ صرف سربوں کو پہنچا کیونکہ ان کی سرحد سربیا سے ملتی تھی جو آزادانہ طور پر بوسنین سربوں کو ہر قسم کا اسلحہ دیتا تھا۔

اب مسلمان ممالک چاہتے ہیں کہ بوسنین سربوں کو اسلحہ دیا جائے تاکہ وہ اپنا دفاع مضبوط بنانے کے قابل ہوسکیں لیکن مغربی ممالک خصوصاً فرانس برطانیہ اور روس اس پابندی کو جاری رکھنے کے حق میں ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ اس معاملے پر امریکہ کا نقطہ نظر سربوں کے مخالف ہے اور وہ چاہتا ہے کہ بوسنیا کے سربوں کو اسلحہ دیا جائے۔ بلکہ امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اگر سلامتی کونسل نے یہ پابندی نہ اٹھائی۔ تو امریکہ اس پابندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بوسنیا کو اسلحہ فراہم کرے گا۔ اسلامی ممالک بھی ایسا ہی چاہتے ہیں۔

اگر دیکھا جائے تو برطانیہ روس اور فرانس ایک طرف تو بوسنین مسلمانوں کے ہمدرد بنتے ہیں۔ اور سربوں کو ظالم قرار دیتے ہیں مگر دوسری طرف ان کے عملی اقدامات ایسے ہیں جن کا سارا فائدہ سربوں کو پہنچ رہا ہے۔ اس وقت دنیا بھر کے مبصرین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر مسلمان بوسنین کو اسلحہ فراہم کردیا جائے تو وہ سربوں کو ان کی جارحیت کا مزا سکھا سکتے ہیں۔ جبکہ اس نظریے کے مخالف ملکوں کا اصرار ہے کہ اسلحہ کی فراہمی سے جنگ پھیل جائے گی۔ حالانکہ ان کے کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلحہ کی فراہمی سے سربوں کو نقصان پہنچے گا۔ اگر یورپی ممالک اپنی پالیسیوں میں اس منافقت کا شکار نہ ہوتے تو آج تک بوسنیا کا مسئلہ حل ہوچکا ہوتا۔

☆ ○○○ ☆

بقیہ صفحہ ۵

پھر بھی ان کو مجھ سے کوئی شکوہ نہیں ہوا۔ میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ وہ اپنے ماتحت تمام کارکنوں کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے تھے مسکراتے چہرے کے ساتھ ہر ایک کی دلداری اور حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ ان کی باتوں میں بڑی مٹھاس اور بڑا جذب ہوتا تھا جو دلوں کو موہ لیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور دائمی فضلوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔ میرا یہ ذاتی تجربہ بتلاتا ہے کہ وہ اعلیٰ درجہ کے منتظم ہونے کے ساتھ ساتھ مستجاب الدعوات بھی تھے۔

ایسے لوگ جو اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتے ہیں جو جماعتی ضروریات کی خاطر اپنی ضروریات کو بھلا بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سب ضروریات کا خود خیال رکھتا ہے اور بسا اوقات دعا کے لئے ہاتھ اٹھنے سے پہلے وہ ان کی ضروریات کو دعا سمجھ کر قبول فرمالیتا ہے اور ان کی ضروریات کو پورا کردیتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بقیہ صفحہ ۳

ویرووال کے صاحبزادہ ہیں۔ فوج سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ان کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد پر فضل عمر ہسپتال کے ایڈمینسٹریٹر کی اہم ذمہ داری دی گئی۔ یہاں پر آپ نے تین سال ۱۰ ماہ خدمات انجام دیں اور فضل عمر ہسپتال کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ آج خدا کے فضل سے اس ہسپتال کا شمار علاقہ کے چوٹی کے ہسپتالوں میں ہوتا ہے۔ اس کا نظم وضبط ' صفائی ' حسن انتظام اور خدمت خلق کا معیار بلاشبہ مثالی ہے۔

مکرم کرنل صاحب کے دور میں فضل عمر ہسپتال میں جو ترقیات ہوئی میں ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

بیت یادگار کی وسعت ' ہسپتال کی ایڈ منسٹریشن ' اور اس کے مالی نظام کو منظم کیا گیا۔ آوٹ ڈور کو نئے سرے سے منظم کر کے پرچی سسٹم کو بہتر بنایا گیا۔ آوٹ ڈور میں ناک کان گلے اور بچوں کے شعبہ کے سپیشلسٹ صاحبان کا تقرر کیا گیا۔ دل کے امراض کے لئے سی سی یو Coronory Care Unit اور انتہائی نگہداشت کا یونٹ آئی۔ سی۔ یو تعمیر کیا گیا جس میں دور حاضر کی تمام جدید سہولتیں میسر ہیں۔ لیبارٹری اور ایکسرے میں نئی مشینوں کی تنصیب ' آپریشن تھیٹر کی توسیع جس کا ایک حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور دوسرا تکمیل کے آخری مرحلوں پر ہے۔ گائنی کے شعبہ میں آوٹ ڈور کے نئے نظام کا قیام جہاں بیک وقت تین لیڈی ڈاکٹرز اور ایک سپیشلسٹ موجود ہوتی ہیں۔ ٹرینڈ نرسز کی کمی دور کرنے کے لئے نرسنگ سکول کی تنظیم نو۔ ان کا سلیبس تیار کیا گیا۔ اس وقت ۲۷-۲۸ نرسیں تربیت حاصل کر رہی ہیں۔ تجربہ کار میٹرن انچارج کا تقرر جنہوں نے سکول کا کام مکمل طور پر سنبھال لیا ہے۔ یہ پاک آرمی کی ریٹائرڈ کرنل محترمہ مسرت شاہ صاحبہ ہیں جنہوں نے لمبے عرصہ نرسنگ کے شعبہ میں اندرون اور بیرون ملک کئی اہم کانفرنسیں اٹنڈ کی ہوئی ہیں۔ پاکستان نرسنگ کونسل کی رجسٹرار بھی رہی ہیں۔

ایمرجنسی میں ۲۴ گھنٹے ایک ڈاکٹر کا موجود ہونا۔ خدا کے فضل سے اب ہسپتال میں چوبیس گھنٹے لیبارٹری ' لیبر روم ' سی سی یو ' اور ایکسرے کی سہولت میسر رہتی ہے۔ اور ہفتے میں تمام دن کام ہوتا ہے۔ صفائی کی طرف خاص توجہ دیکر دیرینہ شکایات دور کی گئیں۔ انٹر کام سسٹم لگایا گیا۔ نئے پرائیویٹ رومز فرنش کئے گئے۔ نیا چلڈرن وارڈ بنایا گیا۔ ہر وارڈ میں اور ہسپتال کے رہائشی کوارٹروں میں سے ہر کوارٹر میں ڈش انٹینا کے ٹی وی رابطے دیئے گئے۔ نرسنگ ہوسٹل کی تعمیر جس میں ۲۰ بیڈ روم ہیں۔ کنٹین کی نئی عمارت تعمیر ہوئی۔ اس وقت ہسپتال میں دو ایمبولینس گاڑیاں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ مکرم کرنل صاحب کے دور میں مریضوں کی تعداد خدا کے فضل سے دوگنی ہو گئی ہے۔ جو منصوبے اس وقت زیر تکمیل ہیں ان میں ریڈیالوجی کے نئے شعبے کا اضافہ اور ایمرجنسی اور استقبالیہ کی تزئین نو شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے مکرم کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب کو خدمت دین کے اس نئے میدان میں بھی اعلیٰ تر خدمات بجا لانے کی توفیق دے۔

قائمقام ایڈ منسٹریٹر فضل عمر ہسپتال میں قائمقام ایڈ منسٹریٹر کے طور پر اس وقت مکرم میجر شاہد سعدی صاحب نائب ناظر امور عامہ کا تقرر کیا گیا ہے۔ مکرم میجر سعدی صاحب باسکٹ بال کے مشہور کھلاڑی ہیں۔ قومی باسکٹ بال ٹیم کے کپتان بھی رہے ہیں۔ انہوں نے فوج سے فراغت کے بعد اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ خدا کے فضل سے ایڈ منسٹریشن کے کام کی مہارت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے فضل عمر ہسپتال کو بھی ترقی کی نئی منازل عطا کرے اور اس کا خدمت خلق کا معیار پہلے سے مزید بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۶۵

I M. S. Soewono s/o Riman

پیشہ پنشنر عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۵۸-۸-۲۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳/۲/۷-۲-۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۲۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۵۰۰۰۰۰۰ روپے (۲) زمین برقبہ ۹۴۲ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی ۲۳۵۶۰۰۰ روپے (۳) فرنیچر مالیتی ۳۴۰۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۷۶۹۶۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۹۴۸۵۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد M. S. Soewono انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱

عبدالوہاب ولد ADi Sucipto (انڈونیشیا) گواہ شد نمبر ۲

Drs Muharto s/o Winardji

انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۹۶۶۶

I Abubakar Touray s/o Junkung Touray

پیشہ مشنری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن گیمبیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۶۳۰۰ ڈلسی ماہوار بصورت الاونس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Abubakar Touray گیمبیا گواہ شد نمبر ۱

Tahir Mahdi Imtiaz s/o Ch Zaffarullah

گیمبیا گواہ شد نمبر ۲

Babaf Tarwally s/o Fodaba Trawally

گیمبیا

مسل نمبر ۲۹۶۶۷

I Fakhar Ahmad lone s/o Daud Ahmad Jhelmi

پیشہ طالب علم و تجارت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Fakhar Ahmad lone کینیڈا گواہ شد نمبر ۱ محمد سعید وصیت نمبر ۱۰۲۷۵ گواہ شد نمبر ۲ خواجہ برکت اللہ کینیڈا

بقیہ صفحہ ۱

جان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ آگ سے بچنے کے لئے کودنا اسے دوبھر معلوم نہیں ہوتا۔ جہاں انعام ہو اس کے لئے مشقت برداشت کرنا کوئی مشکل نہیں۔ پس جو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث بننا چاہتا ہے تو اسے کسی کے دکھ دینے کا کیا فکر ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا عذاب (صاحب ایمان) کے لئے موت ہے۔ اگر دشمن اسے جانی یا مالی تکلیف دیتے ہیں تو موت تک دیتے ہیں لیکن موت کے بعد پھر تو کوئی عذاب نہیں۔

(از خطبہ ۲۸- اپریل ۱۹۱۶ء)

لجنہ اماء اللہ کا کام

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"لجنہ اماء اللہ کے سپرد جو کام ہیں ' ان کا جو پروگرام ہے اس میں پہلا اور بنیادی کام یہ ہے کہ ہر عورت **کلام الٰہی** ' اور اس کی سچی اور حقیقی تفسیر کا علم حاصل کرے۔" (خطاب لجنہ اماء اللہ - الفضل ۵ فروری ۶۹ء ص ۶)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی ربوہ)

قد کا بڑھنا اور جسمانی نشوونما ممکن ہے

اگرچہ قد و قامت کا انحصار خوراک آب و ہوا اور خاندانی قد و قامت پر ہے تاہم قد کے چھوٹا رہنے کی ایک اہم وجہ نشوونما والے ہارمونز پیدا کرنے والے غدودوں کے فعل میں خرابی بھی ہے۔ مؤثر ہومیوپیتھک ادویات سے بفضلہ تعالیٰ ان خرابیوں کو دور کر کے جسم کی قدرتی نشوونما کو برقرار کیا جا سکتا ہے۔ قد بڑھنے کی عمر لڑکوں میں تقریباً ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال تک ہے لہذا چھوٹے قد کا علاج اطفال کی عمر میں ہی زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔

چھوٹا قد کورس : قیمت 125/- چھوٹے قد جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کیلئے

علاوہ ازیں صحت کی عمومی بہتری کیلئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید ہیں

- ٹانک ڈراپس : قیمت 40/- روپے اعصاب دماغ اور جسم کی تقویت کیلئے مؤثر ٹانک
- اپی ٹائزر کیپسول قیمت 12/- روپے بھوک بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
- کمزوری جسم کورس قیمت 125/- روپے تازہ خون پیدا کر کے وزن بڑھاتا اور صحت و توانائی میں اضافہ کرتا ہے۔

کیمکو ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر ... ہومیو) گولبازار ربوہ

فون: 04524-771 , 04524-21128
فیکس: 04524-212299

خبریں

ربوہ : 29- ستمبر-1994ء
رات کو ٹھنڈ اور دن کو گرمی کا سلسلہ جاری ہے درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت پنجاب نے اپوزیشن کی تحریک کے دوران دفعہ ۱۴۴ اٹھالی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم نے ہڑتالوں اور مظاہروں میں آسانی پیدا کرنے کے لئے یہ اقدام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو مداری تماشے کی کھلی چھٹی ہے وہ اپنی طاقت آزما ہی لیں۔ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے۔ یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ حکومت توڑ پھوڑ کرنے والوں سے نمٹنا خوب جانتی ہے۔ اپوزیشن لیڈر کو قوم کا نہیں اپنی فیکٹریوں کا غم کھائے جا رہا ہے۔ وہ کبھی ایٹم بم کی بات کرتے ہیں اور کبھی فوج کے خلاف جھوٹا بیان دے کر مکر جاتے ہیں۔ انہیں ان کی بد اعمالیوں کی سزا ضرور ملے گی۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ تبدیلی کے سوا کوئی راستہ نہیں رہا۔ نئی حکومت ۳-۴ سال کے لئے ہوگی۔ فوج آتی ہے یا قومی حکومت بنتی ہے۔ کچھ کہنا دشوار ہے۔ چند ایمان دار افراد مل ہی جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عبداللہ شاہ نے نواز شریف پر پابندی لگا کر غلطی کی ہے۔ جبکہ منظور وٹو نے ذہانت کا ثبوت دیا ہے۔

○ اپوزیشن لیڈر شیخ رشید نے کہا ہے کہ اسمبلیوں سے استعفے دینے کا فیصلہ ۳۰ ستمبر کو ہو گا۔ وٹو حکومت ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کارکنوں کو میدان میں لانے کی بجائے خود باہر نکلیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ فوج اپنے کردار کا خود تعین کرے۔ میں اپنے رول سے غافل نہیں رہ سکتا۔ قومی لیڈر کی حیثیت سے صرف اپنے کردار کا ذمہ دار ہوں ہمیں گرفتار کیا گیا تو عوام خود تحریک کو آگے بڑھائیں گے۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عدم استحکام کی ذمہ دار حکومت ہے۔ عوامی طوفان اب گرفتاریوں سے نہیں ٹل سکتا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن رہنما عوام کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں لیکن حکومت ان کے عزائم کو ناکام بنا دے گی۔ ہم تیز رفتار ترقی کے منصوبوں میں مصروف ہیں اس سال چھ ہزار دیہات کو بجلی ملے گی۔ حکومت بیمہ صحت سکیم شروع کر رہی ہے۔ پہلے مرحلے میں وفاقی اور دوسرے میں صوبائی ملازمین کا بیمہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کی قلت سے سالانہ ۳-ارب کا نقصان ہو رہا ہے۔

○ جہاں پنجاب میں جلسے جلوسوں کی چھٹی ہے وہاں سندھ میں وسیع پیمانے پر گرفتاریاں کی گئی ہیں۔ سندھ مسلم لیگ کے صدر غوث علی شاہ اور خاتون رکن سلطانہ ابراہیم کو گرفتار کر لیا گیا ہے سید فخر امام اور الٰہی بخش کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ بھی اطلاعات ملی ہیں کہ سید غوث علی شاہ لاہور آگئے ہیں۔ ان کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

○ مسٹر نواز شریف کے سندھ میں داخلے پر پابندی پر سینٹ میں تلخ کلامی ہو گئی۔ خود حکومتی رکن رضا ربانی وزیر قانون سے الجھ پڑے وزیر قانون نے سینیٹروں کی سندھ بدری کے خلاف تحریک استحقاق پر کہا کہ ان پر پابندی ان کی حفاظت کے پیش نظر لگائی گئی ہے۔ ورنہ مظاہروں پر کوئی پابندی نہیں۔ تاہم انہوں نے تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنے کی مخالفت نہیں کی۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نواز لیگ سے کسی صورت میں اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اپوزیشن جمہوری طریقوں سے آئندہ انتخابات کی تیاری کرے ہڑتالوں اور مارچوں سے اقتدار نہیں ملے گا۔

○ سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے کہا ہے کہ سیاسی ترجیحات کو بالائے طاق رکھ کر کالا باغ ڈیم کی تعمیر انتہائی ضروری ہے غیر ملکی آقا ہمیں توانائی کے شعبہ میں آزاد نہیں دیکھنا چاہتے۔

○ جدید طیارہ شکن میزائلوں کی پہلی کھیپ فوج کے حوالے کر دی جائے گی۔ زمین سے سات ہزار میٹر تک فضا میں مار کرنے والے میزائل ڈاکٹر قدیر خان چیف آف جنرل سٹاف کے حوالے کریں گے۔ یہ میزائل آواز سے دگنا تیز رفتار ہے اور دشمن کے طیاروں کو ہر سمت سے نشانہ بنا سکتا ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کے خلاف انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں فرد جرم پیش کرنے کی بجائے اچانک نیا استغاثہ دائر کر دیا گیا۔ وکلائے صفائی نے کہا کہ یہ تاخیری حربے ہیں نئے استغاثے کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ فاضل عدالت نے مسٹر مرتضیٰ بھٹو کی عدالت میں حاضری سے معافی کی درخواست مسترد کر دی۔ اور نئے استغاثے پر فیصلہ محفوظ رکھا۔

○ واہ نوبل ورکشاپ میں دھماکہ سے عمارت تباہ ہو گئی۔ ۵ کارکن جاں بحق ہو گئے۔ ایکسپلو سو فیکٹری میں بارود کی فلنگ کی میگزین میں زبردست دھماکہ ہوا۔

○ لاہور بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے نتیجہ کے مطابق صرف ۲۵ فیصد امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس احمد سعید اعوان نے کہا ہے کہ ماتحت عدالت ہی ہائی کورٹ کا حکم نہ مانے تو اس ملک کا خدا ہی حافظ ہے۔ فاضل جج نے عدالت کے حکم کے باوجود ڈپٹی کمشنر لاہور۔ اے ڈی سی جی۔ اسسٹنٹ کمشنر اور علاقہ مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن اور دیگر افسروں کی طرف سے کاہنہ نو میں دوکانیں مسمار کرنے کے واقعہ کا سخت نوٹس لیتے ہوئے مدعا علیہ افسر کو ۱۲- اکتوبر کو عدالت میں حاضری کا حکم دیا ہے وکیل صفائی نے کہا کہ آج یہ حالت ہو گئی ہے کہ انتظامیہ جج کو دیکھ کر فیصلے کرتی ہے۔ جج سخت تو عمل در آمد کر دیتی ہے۔ ورنہ نہیں۔

○ الیکشن کمشنر نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ آئندہ انتخابات فوج کے بغیر ہونے چاہئیں۔ انتخابی اصلاحات کے لئے کمیشن بنایا جائے۔ گزشتہ انتخابات (۱۹۹۳ء) تاریخ کے سب سے زیادہ منصفانہ انتخابات تھے۔

○ پاکستان میں سکھ یاتریوں کی آمد پر عارضی طور پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ یہ قدم طاعون کے خطرے کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے

○ بھارت میں طاعون کی وجہ سے پاکستان کے درمیان ریل سمجھوتہ ایکسپریس عارضی طور پر بند کر دی گئی ہے۔ سورت سے شروع ہونے والا طاعون اب بڑودہ نئی دہلی اور مہاراشٹر میں بھی پھیل گیا ہے۔ نئی دہلی میں ۳۵ اور مہاراشٹر میں ۵۰۰۔ افراد طاعون کا شکار ہو گئے ہیں۔ خلیج کے عرب ممالک نے بھارتیوں کی آمد پر پابندی لگا دی ہے۔ بنگلہ دیش نے آنے والے بھارتی باشندوں کی طبی نگرانی سخت کر دی ہے اور سرحدیں بند کر دی ہیں۔

○ پنجاب بھر کے پروفیسروں نے ۴- اکتوبر کو ہڑتال کا اعلان کیا ہے یہ ہڑتال ترقیوں کو التوا میں ڈالنے کے خلاف بطور احتجاج کی جا رہی ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ فرانس سے آبدوزوں کی خرید میں ۸ کروڑ ڈالر کمیشن لیا گیا ہے۔ یہ سودا ملیحہ لودھی کے بھائی اور آصف زرداری نے کرایا ہے۔ شہباز شریف کو کچھ نہ کچھ دینے کی حامی بھری گئی ہے۔

○ حیدر آباد میں پولیس اساتذہ کے جلوس پر ٹوٹ پڑی۔ وحشیانہ لاٹھی چارج کیا گیا۔ خاتون ٹیچر سمیت متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ کئی گرفتار کر لئے گئے۔

○ حکومت پاکستان نے بمبئی اور کراچی کے درمیان پروازیں معطل کر دی ہیں۔ صحت کے سرٹیفکیٹ کے بغیر کوئی بھارتی پاکستان میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

○ مسلم لیگ نے کہا ہے کہ فرانس سے کاغذی آبدوزوں کا سودا کیا گیا بحریہ نے برطانیہ کی آبدوزوں کو بہتر قرار دیا تھا۔ یہ آبدوزیں خود فرانسیسی بحریہ بھی استعمال نہیں کرتی۔

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ ۱۹۹۶ء تک بجلی کی پیداوار ۱۳ ہزار ۵۸۵ میگاواٹ ہو جائے گی پیٹرولیم کے وزیر انور سیف اللہ نے کہا کہ او جی ڈی سی کو نجی تحویل میں نہیں دیا جا رہا بلکہ اسے نئے سرے سے منظم کیا جا رہا ہے۔

○ ۵۹ سالہ سرکاری ملازمین کو ایک سال کی لازمی رخصت پر بھیج دیا جایا کرے گا۔

○ استھونیا کا بحری جہاز ڈوبنے سے ۷۵۰- افراد ڈوب گئے۔ ڈیڑھ سو کے قریب افراد کو بچا لیا گیا۔ صرف ۵۷ لاشیں دستیاب ہوئی ہیں۔ حادثے کی وجہ طوفان میں جہاز کا گھر کر غرق ہو جانا ہے۔

○ وفاقی وزیر شیر افگن نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ناگزیر ہے اس مسئلے پر حکومت میں کوئی اختلاف نہیں انہوں نے کہا کہ توانائی کی ضروریات پورا کرنے کے لئے اس منصوبے کا سہارا لینا پڑے گا۔

ہمارے دواخانہ کا تیار کردہ
مشہور و معروف چورن
اکسیر معدہ
اب بڑی، چھوٹی ڈبی نئی پیکنگ کے علاوہ
منی پیک میں بھی دستیاب ہے
قیمت 20/- 15/- 1/-
خریدتے وقت تسلی کر لیجئے کہ
"اکسیر معدہ" خورشید یونانی دواخانہ کا بنا ہوا ہے
مینجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ فون: 211538

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش اینٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508, 355422
7235175